السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کا ذکر باجماعت بیک آواز کرنا، جس طرح صوفیاء کرتے ہیں اور آخر میں وہ چیز پڑھنا جسے ہمارے ہاں مراکش میں ''عمارہ'' کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ مسجدوں، گھروں اور تقریبات میں بیک زبان اجتماعی تلاوت قرآن کرنا۔ ان سب کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ''عمارہ'' پر ختم کرنا، یا مسجدوں، گھروں، تقریبات اور غمی پر آواز ملا کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ہماری معلومات کے مطابق اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے جس پر اعتماد کر کے اس انداز کو شرعی قرار دیا جاسکے۔ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے انتہائی پابند تھے، لیکن ان سے اس قسم کا کوئی عمل منقول نہیں۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ نے بھی ایسا کوئی عمل نہیں کیا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر ہی عمل کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن عَمِلَ عَمَلًا لَيسَ عَلَيهِ أمرُنا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔''

نیز ارشاد نبوی ہے:

((مَن أحدَثَ فِي أمرِنا هٰذا ما لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

چونکہ مذکورہ بالا عمل رسول اللہ کی سنت سے ثابت ہے، نہ کسی صحابی نے یہ عمل کیا ہے۔ لہذا یہ عمل بدعت ہے اور مذکورہ احادیث کے تحت آتا ہے۔ لہذا سے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح کا کوئی کام کر کے اجرت لینے کا بھی یہی حکم ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 322

محدث فتویٰ